السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آں حضرت ﷺ نے افلح، رباح، یسار، نجیح نام رکھنے کی ممانعت

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آں حضرت ﷺ نے افلح، رباح، یسار، نجیح نام رکھنے کی ممانعت کی علت اور نہی کا سبب یہ بیان فرمایا۔ ''فانک تقول: أثم هو، فیقول: لا،، یعنی تم اس آدمی سے جس نے اپنے غلام یا عزیز کا نام افلح یا یسار یا نجیح رکھا ہے، کبھی پھر دریافت کرو اور پوچھو کہ کیا وہ (رباح مثلا) وہاں پر یا اس کے جگہ ہے؟ تو وہ آدمی وہاں پر غلام (افلح مثلا) کے موجود نہ ہونے کی صورت میں کہے گا کہ نہیں۔ ایسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ اس کا جواب ''لا،، ائ لیس ھناک افلح سن کر تمہارے دل میں تطیر (بدفالی) کا وسوسہ اور وہم آجائے کہ اب فلاح (کامیابی) یا آسانی (یسر) یا نفع (ربح) نہیں حاصل ہوگا۔ پس آپ نے تطیر سے محفوظ رہنے کی مصلحت سے ایسے نام رکھنے کی ممانعت کردی۔

ثم: بفتح االثاء، وقد تلحقها وقفا ہاء السکت، فقال ثمه، وهو ظرف مکان بمعنی هناک، یشار به الی المکان البعید، نحو: وأزلفنا ثم لآخرین،، أي فی المسلک الذي سلکه موسی وقومه، وهو ما بین الماءین وسط البحر.

أثم ہو کی ترکیب یہ ہے۔ احرف: استفہام ثم: مفعول فیہ کائن محذوف کا، کائن اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، ھو: بتدا موئخر۔ بتدا موئخر، خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ۔

(عبیداللہ رحمانی 22 10 1965ء) (نقوش شیخ رحمانی ص: 53 54)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 57

محدث فتویٰ